بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؍

بدھ

۱۱ رجب ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر:- عبد القادر بی - اے

جلد ۷	۱۷ امان ۱۳۳۳ ہش ۱۷ مارچ ۱۹۵۴ء	نمبر ۶۲

Regd S. No 1411

حادثہ کار میں زخمی ہونے والے احباب کے لئے درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے. مورخہ ۱۰ مارچ کو جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر قاتلانہ حملہ کی خبر سنکر لاہور سے چنیوٹ جاتے ہوئے کار کا ایک افسوسناک حادثہ پیش آگیا تھا. جس میں تینوں اصحاب کو شدید چوٹیں آئیں.

احباب ان تینوں اصحاب کے لئے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادموں میں سے ہیں. دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں. اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے کامل صحت عطا فرمائے. آمین.

معلوم ہوا ہے. کہ اسی کار میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ بھی سفر کر رہے تھے. لیکن وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالکل محفوظ رہے.

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

زخم میں سے بتی نکالنے سے عارضی طور پر درد بڑھ گیا ہے. کنپٹی کے رُخ سر میں شدید درد ہے.

ڈاکٹروں کے نزدیک بحالی صحت کی رفتار معمول کے مطابق ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

کراچی ۱۶ مارچ. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طرف سے حسب ذیل ایکسپریس تار موصول ہوا ہے.

ربوہ ۱۵ مارچ (بذریعہ تار) لاہور کے ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زخم کی رات کو اور پھر صبح کو مرہم پٹی کی. انہوں نے زخم سے بتی نکالی جو ایک فٹ کے قریب لمبی تھی. ربڑ کی نالی اب بھی رکھی جاتی ہے تاکہ مواد وغیرہ نکل سکے بتی نکالنے کے بعد درد بڑھ گیا ہے. ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بتی نکالنے کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے. جو عارضی ہے. ٹمپریچر کل کے ٹمپریچر کے لگ بھگ ہے. کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی اس سے کم. کنپٹی کے رخ سر میں شدید درد ہے. ڈاکٹروں کے نزدیک بحالی صحت کی رفتار معمول کے مطابق ہے.“ (مرزا بشیر احمد)

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:-

"Doctor Riaz Qadir from Lahore dressed wound of Hazrat Sahib at night and again in morning. He removed gauze from wound which was about a foot long. Rubber tube is still kept to allow discharge. After removal of gauze pain increased. Doctors consider it to be a temporary phase due to removal of gauze. Temperature is fluctuating above and below yesterdays temperature. Sever headache on temporal side of the head.

Doctors consider rate of progress to be normal."

Mirza Bashir Ahmad

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور کو باقاعدہ سکھایا پڑھایا گیا تھا اور اسے مشق کرائی گئی تھی

اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے حضور کی راہنمائی فرمائی اور اس کا خاص فضل ہے کہ حملہ آور اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا

—— مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا تار ——

ربوہ ۱۵ مارچ. مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے.

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نوجوان شخص کو جس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کیا بظاہر اس غرض کے لئے سکھایا پڑھایا گیا اور اسے مشق کرائی گئی تھی. یہ امر اس حقیقت سے صاف عیاں ہے کہ حملہ آور نے عین حملہ کرتے وقت اپنے بائیں ہاتھ سے حضور کا بایاں کندھا پکڑا اور دائیں ہاتھ سے حضور کے چاقو مارا. منصوبہ یہ تھا کہ قدرتی طور پر حضور ایدہ اللہ یہ دیکھنے کے لئے کہ بات کیا ہے اپنا سر بائیں طرف موڑیں گے. اور اس طرح حضور کی دائیں طرف Jugular Vein یعنی شہ رگ نمایاں طور پر حملہ آور کے سامنے آجائے گی. اور وہ اسے کاٹنے میں کامیاب ہو جائیگا لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے فرشتوں نے حضور کی راہنمائی کی اور حضور نے اپنا سر بائیں جانب پھیرنے کی بجائے اپنے کندھے کو جھٹکے کے ساتھ اونچا کر دیا جس سے شہ رگ کم نمایاں ہوئی. اور حملہ آور قتل کے منصوبے میں ناکام ہو گیا.“

(پرائیویٹ سیکرٹری)

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:-

Indications that the youngman who made murderous attack on Khalifatul Masih

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۴ء

جھوٹی خبر

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجھالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین۔ (حجرات آیت ۷)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے۔ تو تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی سے تکلیف پہنچا بیٹھو۔ اور پھر بعد میں تم کو اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف اور مسلمانوں کو فتنہ سے بچنے کے لئے ایک نہایت اچھا اصول بتایا ہے۔ اور ہدایت فرمائی ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اگر ان کے پاس کوئی مشکوک کیریکٹر کا انسان کوئی خبر لائے تو وہ فوراً اس پر یقین نہ کر لیں۔ بلکہ تحقیقات کریں۔ اور بغیر صحیح حالات معلوم ہونے کے نہ تو اس پر خود کوئی عمل کریں۔ اور نہ اس کو دوسروں میں پھیلائیں اور اس کی بناء پر پروپیگنڈا شروع کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس طرح کرنے سے کسی قوم کو خواہ وہ کوئی قوم ہو تمہاری دشمن ہو یا تمہاری دوست حق و انصاف کے خلاف تم ایسا نقصان پہنچا دو۔ جو تقویٰ کے منافی ہو۔ اور تم کو بعد میں اس کے لئے پشیمان ہونا پڑے۔

اس آیہ میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ "تبینوا" یعنے ایسی خبر کی تحقیقات کر لو اس کا مطلب یہی ہے کہ ایسی خبر پر اس وقت تک قطعاً کوئی اعتبار نہ کرو۔ اور اس کی بناء پر کوئی اقدام نہ کرو۔ خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اس میں ہر قسم کا اقدام آجاتا ہے۔ خواہ یہ اقدام کسی غیر ذمہ دار فرد یا افراد تک اس کو پہنچانے تک ہی کیوں نہ محدود ہو۔

ظاہر ہے کہ ایک خبر جب کوئی فاسق یا مشکوک آدمی لاتا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کے پیشتر اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ خود اس کی اچھی طرح تصدیق و تحقیق کر لو تو اس میں یہ امر بھی شامل ہے کہ بغیر تحقیق و تصدیق کے یہ خبر کسی دوسرے غیر ذمہ دار فرد یا افراد کو بھی نہ پہنچائی جائے ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوسرے فرد یا افراد ان حدود کو نگاہ میں نہ رکھیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ایسی خبر کے ساتھ لگا دی ہیں۔

ذرا غور فرمایئے کہ اسلام کتنی احتیاط سکھاتا ہے۔ امن ہو یا جنگ کا زمانہ ایک جھوٹی اور مشکوک خبر کے پروپیگنڈا سے کس قدر نقصان پہونچ سکتا ہے۔ مثلاً ایک فاسق جھوٹ موٹ ایک دشمن گروہ کے متعلق مسلمانوں سے آکر کہہ دیتا ہے۔ کہ اس گروہ نے مسلمانوں کو فلاں وقت فلاں جگہ یہ جانی یا مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اب اگر بغیر تحقیقات کے مسلمان اس گروہ پر چڑھ دوڑیں۔ اور اس پر حملہ کر کے اس کو نقصان پہنچا دیں۔ اور بعد میں معلوم ہو کہ جس خبر کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا وہ غلط تھی تو ایک مومن اور متقی کے لئے یہ امر کتنی شرمساری کا باعث ہوگا۔

اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ کسی دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کے خلاف سلوک نہ کرو۔ چنانچہ سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ آیت ۹)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے شہادت دیتے ہوئے انصاف کو بہت قائم کرنے والے ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی بھی تم کو اس امر پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس سے انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ انصاف تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

پہلی آیہ کریمہ کو اس آیہ کریمہ سے ملا کر پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ایک فاسق کی لائی ہوئی خبر پر بلا تحقیقات یقین کر کے کوئی اقدام کرنا جس سے کسی دشمن قوم کو بھی نقصان پہنچ جائے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ناپسندیدہ عمل سمجھا جاتا ہے۔

یہ تو ایک دشمن قوم کو نقصان پہونچنے کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی صاف صاف احکام سے مسلمانوں کو روکا ہے۔ مگر ذرا اس پہلو پر بھی خیال فرمایئے کہ ایک غلط خبر سے خود مسلمانوں کو بھی سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ فرض کیجئے جنگ کے زمانہ میں مسلمانوں نے ایک مضبوط پوزیشن پر قبضہ کیا ہوا ہے ایک فاسق آکر غلط اطلاع دیتا ہے کہ دشمن اتنے ساز و سامان اور لشکر کے ساتھ ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی چھوٹی سی جمعیت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اب اگر مسلمان بغیر تحقیقات کے اس غلط خبر کی بناء پر دور اندیشی کے خیال سے اس مضبوط پوزیشن کو چھوڑ دیں۔ تو اس سے کس قدر نقصان خود مسلمانوں کو پہونچ سکتا ہے۔

بے شک آجکل عالم کے بنیادی معاملات میں اکثر اقوام جھوٹے پروپیگنڈا سے کام لیتی ہیں۔ اور بعض وقت وقتی طور پر کچھ دنیاوی مفاد بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں گے۔ تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ خواہ وقتی طور پر کوئی قوم یا فرد جھوٹے پروپیگنڈے کی بناء پر کچھ فائدہ بھی حاصل کر لے۔ مگر آخر جب حقیقت حال کھل جاتی ہے۔ تو اس مفاد کے عوض بہت سخت نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اور اکثر سچی بات آخرکار ضرور ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ کاٹھ کی ہنڈیا دوبارہ نہیں چڑھتی یا کاغذ کی ناؤ دیر تک نہیں بہتی۔ ایسی قومیں یا افراد آخر میں اتنے بدنام ہو جاتے ہیں کہ پھر ان کی سچی بات پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔

پھر اسلام جہاں خود حق ہے تمام دنیا میں حق کو قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہم کسی خبر پر یقین نہ کریں۔ جب تک اس کی تحقیقات پوری طرح نہ کر لیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ کہ ہم خود بھی کوئی جھوٹی خبر نہ تراشیں اور نہ کسی سنی سنائی خبر کو آگے پھیلائیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک خبر کو سنکر اسی طرح اس کو آگے چلاتا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے کے لئے اس کی اتنی حرکت ہی کافی ثبوت ہے۔ یعنے فرض کیجئے عمرو بکر کو آکر ایک خبر سناتا ہے۔ اور بکر بعینہٖ اسی طرح وہ خبر زید کو سنا دیتا ہے۔ سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بکر جھوٹا ہے۔

افسوس ہے کہ آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ بجائے اس کے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا جائے۔ اکثر خود جھوٹی خبریں تراشنے میں بھی عار نہیں کی جاتی حالانکہ قرآن و حدیث کے مطابق ایسی خبروں کو بھی شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جو بعد میں تحقیقات سے ممکن ہے صحیح ثابت ہو جائیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ امر کس قدر عجیب ہے کہ بغیر کسی وجہ کے یا بغیر حقائق کو معلوم کرنے کے ایسی قیاس آرائیوں کو بھی پروپیگنڈا کا ذریعہ بنانے سے گریز نہیں کی جاتی جن کی غرض صرف عوام کو غلط فہمیوں میں ڈالنے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے۔ اور کاش ہم اس کی ہدایت کے مطابق اپنے دلوں پر بھی خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنے کی کوشش کریں۔ آمین

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ عمرہٗ کے لئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

ڈیرہ غازی خاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے تمام افراد جامع مسجد احمدیہ میں بوقت ظہر جمع ہوئے۔ حضور متعنا اللہ بطول حیاتہ کی خیر و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

عبد الرحمٰن مبشر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

کھاریاں ضلع گجرات

فی الفور حضور کی سلامتی اور درازی عمر اور صحت عاجلہ کے لئے دو بکرے بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ اور بدرگاہ رب العزت میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اس صدمہ سے جلد شفا بخشے۔ اور خود حضور کا محافظ و ناصر رہے آمین۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری جماعت احمدیہ کھاریاں

نبی سر روڈ (سندھ)

نبی سر روڈ کی جماعت نے دو بکرے لے کر صدقہ دیا۔ اور حضور کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد از جلد صحت بخشے۔

مرزا مقصود احمد نبی سر روڈ سندھ

ابتلاء مومنوں کو بیدار کرنے اور ان کے ایمان کو پختہ کرنے کیلئے آتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو سب سے زیادہ ابتلاؤں میں ڈالتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے چوبیس سال قبل کا ایک خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے چوبیس سال قبل مورخہ ۷ رمارچ ۱۹۳۰ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ وہ انسان کو متواتر جگاتا رہتا ہے۔ کیونکہ انسان ان تعلقات کی وجہ سے جو اس کے جسم اور جسمانیات سے وابستہ ہیں۔ غفلت کی طرف مائل رہتا ہے۔ اگر ہم

اپنی زندگی پر غور

کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا بیشتر حصہ ہمیں مجبورًا ایسے کاموں میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ جن کا براہ راست دین سے تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک رنگ میں غفلت کا موجب ہوتے ہیں۔ نیند پر ہمارا بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور ایسا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ہم کلی طور پر اس سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ تھوڑا بہت بہر حال ہر ایک کو سونا پڑتا ہے۔ اگر اس سونے کے وقت کو نکال دیا جائے۔ تو ایک

معقول حصہ زندگی کا

کم ہو جاتا ہے۔ بچے عام طور پر آٹھ گھنٹے سوتے ہیں۔ نوجوانوں کو طبیب اور ڈاکٹر لوگ ۶۔ ۷ گھنٹے سونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ غافل نوجوان عام طور پر ۹۔ ۱۰ گھنٹے سوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو گیارہ بارہ گھنٹے بھی سوتے ہیں۔ دنیا میں ہوشیار لوگ کم ہیں۔ اور غافل بہت زیادہ۔ اس لئے اگر اوسط لگائی جائے۔ تو ہر انسان کے لئے نیند روزانہ سات آٹھ گھنٹے سے کم نہ ہوگی۔ اور اس اوسط کے لحاظ سے

انسان کی عمر کا تیسرا حصہ

گویا نیند میں نکل جاتا ہے۔ اوسط عمر ہمارے ملک میں ۳۵۔ ۴۰ سال ہے۔ یہ اگر ۴۰ سال بھی فرض کر لیں۔ اور اس میں سے تیسرا حصہ نیند کا نکال دیا جائے۔ تو باقی ۲۶ سال رہتے ہیں۔ اس میں سے اگر بچپن کا زمانہ نکال دیں۔ اور بچپن کا زمانہ اگر پندرہ برس بھی فرض کر لیں۔ تیسرا حصہ جو پہلے نکل چکا ہے۔ چونکہ اس میں بھی بچپن شامل ہے۔ تو کم از کم دس سال اور کم کرنے پڑیں گے۔ اور اس صورت میں صرف ۱۶ سال باقی رہ جائیں گے۔ پھر اگر بیماریوں وغیرہ کے دن نکال دیئے جائیں۔ اور کم از کم ایک سال میں ان کے لئے رکھا جائے۔ تو باقی ۱۵ سال بچیں گے۔ ان میں سے اگر کھانے پینے۔ نہانے۔ کپڑے بدلنے۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کے اوقات نکال دیں۔ جو میرے نزدیک ۲ گھنٹے روزانہ سے کم نہیں ہوتے۔ تو اس حساب سے گویا بارھواں حصہ اور کم ہو گیا۔ جو سوا سال ہوتا ہے۔ اور اس طرح $13\frac{3}{4}$ سال رہ جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جو جاگنے کا ہے۔ اس میں ہی

دنیوی ضرورتیں

پورا کرنے کا وقت بھی ہے۔ دوستوں کی ملاقات کا وقت بھی۔ سفر کا بھی۔ زمیندار کو اپنا زمینداری کا کام کرنا ہوتا ہے۔ اور نوکر کو نوکری کا۔ اور اگر یہ کام روزانہ ۶ گھنٹے بھی فرض کر لیں۔ تو $\frac{1}{4}$ حصہ اور نکل جاتا ہے۔ بچپن کا پندرہ برس کا زمانہ نکال کر باقی ۲۵ سال کا $\frac{1}{4}$ حصہ $6\frac{1}{4}$ سال کا ہے۔ اس میں سے گھر کے کام کاج۔ سودا سلف کی خرید و فروخت۔ بچوں کی نگرانی۔ بیوی بچوں سے ملنا جلنا۔ ان کے حقوق ادا کرنا وغیرہ کاموں کے اوقات نکال دیں۔ تو $6\frac{1}{4}$ سال میں سے بھی قریبًا نصف عرصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح گویا قریبًا

چار سال کا عرصہ

ہے۔ جسے انسان خدا تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کر سکتا ہے۔ کرتا ہے کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ وہ عرصہ ہے۔ جو اگر انسان چاہے۔ تو خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے۔ کہ واقعی کتنا خرچ کرتا ہے۔ تو اس کی مقدار بہت قلیل نظر آئے گی۔ جو لوگ نماز وغیرہ کے پابند اور دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بھی زیادہ سے زیادہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ دینی کام میں صرف کرتے ہیں۔ یعنی اٹھارھواں حصہ۔ اور اگر بچپن کی عمر کو نکال دیا جائے تو بقیہ عمر کے لحاظ سے اس عرصہ کے دو سوا دو سال بنتے ہیں۔ گویا دنیا کے نیک لوگ اپنی

عمر کا بیسواں حصہ

خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور انیس حصے وہ اپنی جسمانی ضروریات۔ روزگار سیر و سیاحت اور بیوی بچوں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ سو جہاں ۱۹ حصے غفلت کے اور صرف ایک حصہ ہوشیاری کا سامان ہو۔ اور وہ بھی صرف نیک لوگوں کے لئے غافل لوگوں کی بیداری کا زمانہ تو ایک دو یوم یا ہفتہ دو ہفتہ سے زیادہ نہیں نکلے گا۔ ہفتوں پر ہفتے۔ مہینوں پر مہینے گذرتے جائیں گے۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف کبھی توجہ نہیں ہوگی۔ وہ گذرتے ہوئے کسی لولے۔ لنگڑے یا اپاہج کو دیکھتے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ خدا کی قدرت۔ لیکن اگلے ہی قدم پر خدا تعالیٰ کی قدرت انہیں بھول جاتی ہے۔ ان کے گھر میں بیماری ہو۔ تو کہتے ہیں۔ خدایا رحم کر۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد وہ خدا تعالیٰ کے رحم کو فراموش کر دیتے ہیں۔ پس جہاں اس قدر

غفلت کے سامان

ہوں۔ وہاں ضروری ہے۔ کہ جگانے کے سامان بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کو بار بار جگاتا رہتا ہے۔ کہیں مالی ابتلاء۔ کہیں عزت و آبرو کے ابتلاء۔ کہیں عزیز و اقارب کی جدائی کے ابتلاء لاتا ہے۔ قرآن کریم میں فرماتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون۔ یعنی

دنیا کی چیزیں

انسانوں کو ہر لحظ اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ اور وہ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم انہیں چھیڑتے رہتے ہیں۔ تا وہ اس خیال سے کہ کہیں عذاب اکبر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ہماری طرف آ جائیں۔ اور

زندگی کا اصل مقصد

حاصل کر لیں۔ غرض ابتلاء درحقیقت انسان کے ایمان کی پختگی کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن یہی ابتلا بعض کو خدا تعالیٰ سے اور بھی دور پھینک دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک دوست کے متعلق جو بعد میں سلسلہ میں بھی داخل ہو گئے۔ اور مخلص تھے۔ فرمایا کرتے۔ میں نے اس وجہ سے ان کے ساتھ لمبے عرصہ تک بولنا چھوڑ دیا۔ کہ ان کا ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ جب جنازہ پر میرے بڑے بھائی صاحب گئے۔ تو وہ دہر کر ان سے چمٹ گئے۔ اور چلا کر کہنے لگے۔ مجھ پر خدا تعالیٰ نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اسی طرح ایک عورت کے متعلق جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ سنا کہہ رہی تھی۔ خدایا۔ اگر تیرا لڑکا فوت ہوتا۔ تو تجھے معلوم ہوتا۔ کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ اس کی جہالت اور نادانی تھی۔ خدا نے اسے لڑکا دیا تھا۔ اسی نے لے لیا۔ اس کا اس میں کیا تھا۔ مگر اس نے یہ نہ سمجھا۔ اور بیہودہ گوئی کرنے لگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔ لیکن پھر بھی جو اس کے سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ ان کو

سب سے زیادہ ابتلاء

میں ڈالتا ہے۔ تا دنیا یہ سمجھے کہ اپنے پیارے کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اولاد سے بے شک پاک ہے مگر وہ اپنے پیاروں سے اس قدر محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی ماں اپنے بچے سے نہیں کر سکتی۔ مگر پھر بھی اس نے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور سب سے آخر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے مصائب میں دیکھا۔ کہ دنیا کا کوئی ماں باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو تو درکنار اپنے دس بیٹوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسی تکالیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ مگر پھر بھی اس نے انہیں ایسی حالت میں رہنے دیا۔ اور کہا۔ ابھی ان کو اور پکنے دو۔ اس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلنے کی تکلیف میں دیکھا۔ مگر یہی کہا۔ کہ اسے بھٹی میں پڑ کر صاف ہونے دو۔ اس نے سالہا سال تک حضرت نوحؑ کو دشمنوں کے ہاتھوں اس طرح ذلت سے مسلا جاتا اور پامال ہوتا دیکھا۔ جس طرح ذلیل سے ذلیل کیڑے کو بھی کوئی نہیں مسلتا۔ مگر خاموش رہا۔ اور کہا ان کو ان مصائب سے گذرنے دو۔ کہ یہ میرا

قرب اور کمال

حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ جو ان سے بہت محبت کرتا تھا۔ خاموش رہا۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور بالآخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی تکالیف پیش آئیں۔ آپ پر ایسے ایسے مصائب آئے کہ آج کوئی انسان انہیں پڑھ کر اپنے آنسو نہیں روک سکتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ آپ سید ولد آدم تھے۔ خاتم النبیین تھے۔ تمام نبیوں کے سردار تھے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو اس قدر پیارے تھے۔ کہ اس نے اپنی محبت کو آپ کی محبت میں مرکوز کر دیا۔ اور فرما دیا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اپنی محبت کے تمام دروازے بند کر دئے۔ سوائے اس کے جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے ہو کر آتا تھا۔ مگر آپ

(باقی صفحہ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مورخہ ۷ ۱/۵۴ تا مورخہ ۱۰ ۳/۵۴)

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے ربوہ)

ذیل میں چندہ امداد درویشاں اور دیگر متفرق رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو دفتر ہذا میں گذشتہ اعلان کے بعد موصول ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر میرے صیغہ کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اور مستحق درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کی امداد میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ ایسی رقوم میں سے کچھ رقم قادیان منتقل کر دی جاتی ہے۔ اور کچھ درویشوں کے ان رشتہ داروں پر خرچ کی جاتی ہے۔ جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ اور قابل امداد ہیں۔ صدقہ عام کی رقوم دیگر مستحقین میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔

اس عرصہ میں بعض چیک بھی وصول ہوئے ہیں۔ مگر ان کا اعلان ان چیکوں کے کیش ہونے پر کیا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ سب امداد کنندگان کو اپنے فضل و کرم سے بہترین جزا دے۔ اور ان کی خدمت کو قبول فرماتے ہوئے انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰ ۳/۵۴)

(۱) شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ بذریعہ شیخ محمد دین صاحب مختار عام ربوہ (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۔۰۔۔۔۱۰

(۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جیبا نوالہ ضلع لائل پور (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲

(۳) اہلیہ صاحبہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف ٹنڈوی جھنگلاں حال سندھ ۰۔۔۰۔۔۲

(۴) کیپٹن بشیر احمدؐ صاحب معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر چیک بالیتی ۰۔۔۔۳۰

(۵) چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء لاہور (امداد درویشاں) ۰۔۔۔۳۶۰

(۶) ناجرہ بیگم صاحبہ بنگلہ بڑا گھر ضلع شیخوپورہ معرفت اللہ رکھا صاحب مستری نہر ۰۔۔۰۔۔۵

(۷) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۸) جمیلہ پروین میر معرفت میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ ۰۔۔۰۔۔۵

(۹) مظفر احمدؐ صاحب ولد چوہدری بشیر احمدؐ صاحب معرفت ڈاکٹر محمدؐ خاں صاحب بند بیشہ جودھپور ضلع ملتان ۰۔۔۰۔۔۵

(۱۰) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ پیر الٰہی کالونی کراچی (برائے ادائیگی زکوٰۃ جو کہ محاسب میں جمع کرائی گئی ہے) ۰۔۔۰۔۔۵۴

(۱۱) شیخ مختار احمدؐ ولد شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم لادھن ضلع دادو سندھ (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۱۲) غلام احمدؐ عطاء صاحب ایم۔ایس۔سی محمود آباد اسٹیٹ سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲۰

(۱۳) عطیہ بیگم صاحبہ چک ۴۲/ج۔ب ضلع لائل پور بذریعہ حکیم عبد الرحمٰن صاحب امداد درویشاں ۰۔۔۰۔۔۳ روپے۔

(۱۴) ڈاکٹر محمدؐ جی صاحب انچارج میڈیکل آفیسر ڈیرہ غازیخاں (امداد درویشاں) ۰۔۔۔۲۰

(۱۵) بیگم چوہدری بشیر احمدؐ صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵۰

(۱۶) اہلیہ حکیم محمد ابراہیم صاحب الکھوالوی نہر چانگ (سندھ) (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۱۷) حمیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ گولیکی گجرات (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۱۸) حمیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ گولیکی گجرات (امداد مجروحین حادثہ ریلوے جمپیر نظارت بیت المال میں جمع کرائی گئی) ۰۔۔۰۔۔۳

(۱۹) ملک سراج الدین صاحب بذریعہ ملک منیر احمدؐ صاحب نشار سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۲۰) ملک حبیب اللہ و ملک نور الدین صاحبان نشار سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۲۱) مخدوم نذیر احمدؐ صاحب میانی ضلع شاہ پور (شکرانہ برحفاظت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں از حادثہ ریلوے نظارت بیت المال میں بھجوائے گئے) ۰۔۔۰۔۔۳ روپے

(۲۲) چوہدری عبد الرحیم صاحب محکمہ فوڈ بھکر (عام صدقہ) ۰۔۔۰۔۔۵ روپے

(۲۳) میاں غلام محمدؐ صاحب اختر لاہور (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵ روپے

(۲۴) ڈاکٹر بھائی محمود احمدؐ صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۳۰

(۲۵) شیخ عبد الرحمٰن صاحب غلہ منڈی سرگودھا (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۲۶) صفیہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمدؐ صاحب (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے۔

(۲۷) صوفی عبد الرحیم صاحب پراچہ سرگودھا (") ۰۔۔۰۔۔۱ روپیہ

(۲۸) مستری محمدؐ ابراہیم صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲ روپے

(۲۹) مرزا معظم بیگ صاحب سرگودھا بذریعہ سیکرٹری مال صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱ روپیہ

(۳۰) اہلیہ صاحبہ ملک عبد الغنی صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودھا (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۳۱) مرزا صالح علی صاحب نبی سر روڈ سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵۰ روپے

(۳۲) چوہدری رشید احمدؐ صاحب معرفت شاہ نواز لمیٹڈ کراچی (چیک برائے چندہ امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲۰۰۰

(۳۳) چوہدری انوار الحق صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۶ روپے

(۳۴) بیگم چوہدری محمدؐ سعید صاحب برگڑی روڈ حیدرآباد سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲۰

(۳۵) ڈاکٹر بھائی محمود احمدؐ صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۳۶) رشیدہ خاتون صاحبہ بنت بھائی جی صاحب موصوف (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵ روپے

(۳۷) محمد عبد اللہ صاحب دوکاندار بھبن ضلع سرگودھا حال پنڈی (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۳۸) عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمدؐ بخش صاحب سگنیلر محلہ دار النصر ربوہ (") ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۳۹) چوہدری شبیر احمدؐ صاحب نائب وکیل المال ربوہ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۴

(۴۰) اہلیہ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کوکس لاہور (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲۰ روپے

(۴۱) عبد السلام صاحب مہتہ لاہور (شادی فنڈ) جو محاسب میں جمع کرا دیا گیا۔ ۰۔۔۰۔۔۵ روپے

(۴۲) از جماعت احمدیہ کوئٹہ صدقہ عام ۰۔۔۲ روپے

(۴۳) عبد العزیز صاحب لنڈن از امانت تحریک جدید خود بذریعہ انتقال (صدقہ عام بر موقعہ بیماری پسر خود) ۰۔۔۰۔۔۱۰۰ روپے

(۴۴) چوہدری محمدؐ حسین صاحب ایس ڈی او شداد پور (سندھ) (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۴۵) بہادر خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سرگودھا (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۴۶) لجنہ اماء اللہ کوئٹہ معرفت شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۳۲

(۴۷) بشیر احمدؐ صاحب کوٹ ڈاکٹر فرزند علی صاحب بہاولپور اسٹیٹ (بلا تفصیل) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۴۸) شمیم افزاء لطیف صاحبہ مصری شاہ لاہور (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۴۹) سید منظور علی شاہ صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۵

(۵۰) ڈاکٹر بشیر احمدؐ صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس میڈیکل کالج کراچی (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰

(۵۱) چوہدری دین محمدؐ صاحب انجنیئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو الہ یار (سندھ) (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۵۲) مولوی ناصر احمدؐ صاحب بذریعہ چوہدری دین محمدؐ صاحب ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو الہیار سندھ (امداد درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۲

(۵۳) مبشر احمدؐ صاحب چمبر براستہ ٹنڈو الہیار سندھ (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے۔

(۵۴) ظہور احمدؐ صاحب بذریعہ ملک بہادر خاں صاحب سرگودھا (صدقہ عام) ۰۔۔۰۔۔۵

(۵۵) لیفٹیننٹ بشیر لطف الرحمٰن صاحب آر۔پی۔این کراچی (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۱۰ روپے

(۵۶) امیر جماعت احمدیہ سرگودھا از جماعت سرگودھا (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۰۔۔۰۔۔۳۰

ضرورتمند احباب توجہ فرمائیں

پرنسپل صاحب پنجاب کالج آف انجنیئرنگ و ٹکنالوجی لاہور کی طرف سے ۲۵ مارچ ۵۴ء تک ایسے طلباء کی درخواستیں طلب ہوئی ہیں۔ جو مغربی جرمنی میں بطور تنخواہ دار اپرنٹس مندرجہ ذیل مضامین کی عملی تربیت کے لئے جانا چاہیں۔ (۱) مشین ٹولز (Machine tools) (۲) ڈیزل انجنز۔ (۳) کمپریسرس (Comressors) (۴) سینٹری فیوگل پمپس centrifugal pumps (۵) سٹیل سٹرکچرس (Steel Strictures) (۶) الیکٹریکل موٹرس اینڈ اپلائنسز (Electrical Motors and Appliances) دوران ٹریننگ میں ۲۲۰/- تا ۲۵۰/- روپے ماہوار۔ عرصہ ٹریننگ یک سال امیدوار فائینل میکینیکل انجنیئرنگ پاس ہو۔ یا الیکٹریکل انجنیئرنگ یا امسال مئی۔جون کے اس امتحان میں بیٹھنے والا ہو۔ کل دس کا انتخاب ہوگا۔ (پاکستان ٹائمز مورخہ ۹ ۳/۵۴)۔

چک بندی ڈویژن میں پٹواری (امیدواران کی چالیس آسامیوں کے لئے تین ماہ کی عملی ٹریننگ کے واسطے درخواستیں ایگزیکٹو انجنیئر چک بندی ڈویژن ۱۱ بہاولپور روڈ لاہور کی طرف سے پہلے ۲۸ فروری تک طلب ہوئی تھیں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۵ ۲/۵۴) شرائط میٹرک پاس۔ عمر ۱۸ تا ۲۲۔ اب بعد توسیع درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۱۸ مارچ ۵۴ء تک طلب کی گئی ہیں۔ (پاکستان ٹائمز ۹ ۳/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پیارے اباجان

از مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

(۳)

ایک دفعہ صوبہ بمبئی سے اخبار جوہر کے ایڈیٹر نے مجھے قادیان کے پتہ پر کارڈ لکھا کہ پردہ کی تائید میں مضمون لکھکر بھیجو۔ تو والد صاحب نے لکھا کہ میرا لڑکا یہاں موجود نہیں میں آپ کو یہ مضمون لکھکر بھجوا رہا ہوں اور پردہ پہ ایک مبسوط مضمون لکھکر بھیجا۔ والد صاحب نے ایک دفعہ نصیحت کرتے ہوئے یہ واقعہ بتایا کہ رام پور میں جب مخالفت بہت شدت اختیار کر گئی اور لوگ مجھے تنگ کرتے اور ساتھ ہی حضرت صاحب کو بُرا کہتے تو میرا دل بے قابو ہو جاتا۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نے فرمایا مخالفین کی سخت کلامی کے جواب میں آپ کہدیا کریں میں جواب تو دے سکتا ہوں۔ لیکن صبر کو ناپسند کرتا ہوں۔ گندہ دہانی کا یہی جواب میری طرف سے ہے۔

سلسلہ کے مبلغین کا بہت ادب کرتے۔ ان کی آمد و روانگی پر نظمیں لکھتے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو میرے بڑے بھائی کی شادی پہ اپنے ہمراہ میرٹھ لے گئے۔ گاڑی میں مختلف مسائل حضرت حافظ صاحب مرحوم سے دریافت کرتے تاکہ لوگ سنیں۔

پاکستان بننے سے قبل سلسلہ کے کسی کام کی وجہ سے حضور نے کراچی بھیجا۔ تو یہاں کسی کانگرسی لیڈر سے ملاقات ہوئی۔ جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ یہ علی برادران کے بڑے بھائی ہیں تو اس نے ایک یہ سوال بھی کیا کہ آپ کے دونوں چھوٹے بھائیوں نے تو وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کی آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ میں بڑا بھائی تھا۔ اس لئے میں نے اپنے ذمہ بڑا کام لیا۔ اس نے پوچھا وہ کونسا بڑا کام آپ نے اپنے ذمہ لیا۔ تو جواب میں کہا کہ ساری دنیا شیطان کی غلامی میں پھنسی ہے اور ساری دنیا کو آزاد کرانا ہندوستان کی آزادی سے بڑا کام ہے۔ اس لئے میں اس تحریک میں شامل ہوں اور اس کا سپاہی ہوں۔ جس تحریک کا یہی مقصد ہے یعنی احمدیت۔

ایک دفعہ قصائد ذوق میں نے والد صاحب سے پڑھے تو مجھے کہا کہ یہ کتاب مجھے دیدینا اس نے تو بادشاہ کی تعریف کی ہے۔ میں اسی طرز میں رسولوں کے بادشاہ کی شان میں اشعار لکھونگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا میں قصائد لکھے۔

اخلاق و عادات

والد محترم نہایت ملنسار و بلند حوصلہ انسان تھے۔ ہر شخص سے بشاشت سے ملتے۔ ہر ایک بچے کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے۔ غریب پرور بے انتہا تھے۔ رام پور، میں جس محلہ میں رہتے غریبوں کا علاج اپنے خرچ پر کرواتے۔ اپنے ملازمین کے ساتھ ایسا سلوک کرتے کہ بعض نے ساری ساری عمریں والد صاحب کے ساتھ گذار دیں۔ ان کی شادی بیاہ تک خود کروائے والد صاحب نے چار شادیاں کیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو اولاد بھی وافر عطا فرمائی۔ اس وقت بیٹے اور بیٹیوں اور ان کی اولاد کو ملا کر خدا کے فضل سے ۱۰ افراد کو چھوڑ کر فوت ہوئے ہیں۔ بیویوں سے اور اولاد سے بہت عمدہ سلوک کرتے۔ گھر میں اختلاف ہو جاتا تو نہایت خوش اسلوبی سے طے کرتے ان کے تقویٰ و طہارت و پاک باطنی کی وجہ سے ہر فرد پہ رعب تھا لیکن اس کے باوجود گھر میں نہایت بشاشش رہے اور کھانے پر بیٹھتے تو سب کو جمع کر لیتے۔ اور اپنی باتوں سے مسرور کرتے۔ لیکن دین کا پہلو غالب رکھتے۔ سبق آموز واقعات سناتے۔ نہ صرف اپنی اولاد سے محبت کرتے بلکہ اپنے بھائیوں کی اولاد سے بھی ایسی ہی محبت رکھتے۔ چنانچہ اپنی ایک دعائیہ نظم میں جہاں اپنے بیٹوں اور دامادوں کے لئے دعا کی ہے وہاں شعیب صاحب وزیر مہاجرین پاکستان اور ان کی اہلیہ کو جو ہماری چچازاد بہن ہیں شریک کیا۔ اپنے دوستوں کا بہت ادب کرتے۔ اور فخر کرتے تھے بے انتہا مہمان نواز تھے اور فرماتے تھے۔ دسترخوان کی وسعت سے خدا برکت دیتا ہے۔ کرکٹ اور شکار کا بہت شوق تھا۔ رام پور میں اکثر شکار کو جاتے۔ تیرنا بھی بہت عمدہ جانتے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب کو کبھی نماز تہجد قضا کرتے نہیں دیکھا قادیان میں التزام کے ساتھ صبح اٹھتے۔ خود پانی گرم کرتے ایک پیالی چاء بناتے اور تہجد و فجر کی نماز کے بعد قرآن شریف پڑھکر آرام فرماتے۔ درس قرآن میں شریک ہوتے اور نوٹ لکھتے۔ چنانچہ وہ قرآن کریم جس پہ اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ مطالعہ میں رکھتے۔ والد صاحب رقیق القلب بھی بہت تھے کسی کی تکلیف دیکھتے تو آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ لباس نہایت صاف ستھرا پہنتے۔ طبیعت میں نفاست پسندی بہت زیادہ تھی۔ چیزوں کو نہایت احتیاط سے رکھنے کے عادی تھے۔

آخری ایام

زندگی کے آخری حصے میں وہ مطلقاً چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ لیکن مطالعہ و شعرگوئی برابر جاری تھا اور سلسلہ کے حالات سنتے اور پڑھتے رہتے تھے۔

میں دسمبر ۳۳ش میں قادیان جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے جانے لگا تو والد صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر میرے لئے بھی دعا کرنا اور سلام پہنچانا۔ پھر فرمایا کہ میری ایک بیوی بھی وہاں دفن ہیں وہاں بھی دعا کرنا۔ پھر چلتے ہوئے فرمانے لگے کہ تمہاری والدہ وہاں دفن ہیں۔ میرا سلام پہنچانا اور کہتے ہوئے آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ پھر ٹھہر کر فرمایا۔ میں نے بہشتی مقبرہ پہ ایک نظم لکھی تھی۔ معلوم نہیں وہ کہاں ہے۔ کچھ اشعار یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن یاد نہ آئے اور فرمایا اچھا بیت الدعا میں جاکر بھی میرے لئے دعا کرنا۔

جب میں قادیان سے واپس آیا تو مجھ سے دریافت کہ کیا تم نے دعا کی تھی۔ میں نے کہا ہاں تو پھر فرمایا کہ بہشتی مقبرہ پر میں نے نظم لکھی تھی پھر فرمایا ربوہ جاؤ تو حضور کو میرے لئے دعا کے واسطے کہنا۔ والد صاحب کی آخری نظموں میں یہ اثر پایا جاتا ہے کہ ان کو اپنے وقت آخر کا احساس تھا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

مقدر میں میرے پریشانیاں ہیں
غموں کی مرے دل میں مہمانیاں ہیں
مجھے میکدہ میں جگہ چاہیئے ہے
کہ میرے لئے اس میں آسانیاں ہیں
تمنا ہے قبر مسیحا کو دیکھوں
یہ سب آرزوئیں پئے قادیاں ہیں
وہاں سو رہے ہیں بہشتوں کے وارث
انہی دلرباؤں کی آبادیاں ہیں
خدا دور کر دیگا دل سے ہمارے
کہ اب چند روزہ یہ ناداریاں ہیں
ہمیں گو ھراب آ کے سمجھائے کوئی
یہ کس کے لئے ساری غمخواریاں ہیں

پھر اپنی اولاد کو بھی ایک نظم میں نصیحت لکھی ہے جو یہ ہے:۔

میں مر جاؤں تو میرا غم نہ کرنا
نہ رونا اور تم ماتم نہ کرنا
محبت کرنا خوش خوش مل کے رہنا
لڑائی دیکھنا باہم نہ کرنا
محبت کو بڑھنے دینا ہر دم
مذاقِ عاشقی کو کم نہ کرنا
مرے آنسو کی رکھنا لاج یارب
اسے تو بارش شبنم نہ کرنا
ہمیشہ آن اپنی رکھنا گوھر
عدو کے سامنے سرخم نہ کرنا

آخری لمحات

وفات سے چند دن پیشتر غذا کھائی نہیں جاتی تھی۔ کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔ ۲۴ فروری کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ وقت آخر آپہنچا ہے اس لئے بڑی ہمت کر کے خود بخود بولنا شروع کیا حضرت صاحب کو دو تین دفعہ یاد کیا۔ جب میرے بڑے بھائی پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب نے کہا کہ میں نے حضور کو دعا کے واسطے عرض کیا ہے تو آہستہ سے فرمایا جزاکم اللہ پھر بلند آواز سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ پھر درود شریف کے آخری الفاظ حمید مجید صاف سنائی دیئے اور آخر وقت تک حمید مجید اور رسول اللہ اور رسولک کے الفاظ دہراتے رہے۔ اور ان ہی کلمات پر اپنی جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان مختصر حالات کو پیش کر کے میں اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ والد صاحب کی درجات کی بلندی کے لئے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے دعا فرمادیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تبصرہ

دُرِّثمین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو نظموں کا مجموعہ ہے۔ جو اس سے قبل مختلف ناشروں کی طرف سے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ زیر تبصرہ ایڈیشن مکتبہ دار التجلید اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ نظموں کو جمع کرتے وقت زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ فہرست کے بعد حضور کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ کاغذ معمولی ہے۔ سائز کتابی اور حجم ۱۱۲ صفحات ہے۔ اور قیمت دس آنے فی نسخہ اور ۵۰/ روپے فی سینکڑہ ملنے کا پتہ:۔ دار التجلید اردو بازار لاہور۔

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ...

۱۲ ملکانی محل پورٹ بکس ۲۱۵، کراچی ۳

موئنجوڈرو وادیٔ سندھ کا برباد شدہ شہر

وادیٔ سندھ کے قریب ترین برباد شدہ شہر موئنجو ڈارو سکھنڈ ضلع لاڑکانہ میں واقع ہیں۔ "موئنجو ڈرو" اور "ہڑپہ" ضلع منٹگمری سے دستیاب ہونے والی پرانی چیزوں کے متعلق محققین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ اڑھائی ہزار سال قبل مسیح یہ دونوں شہر مصری اور عراقی تہذیب کے حامل تھے۔ لیکن بعض تاریخ والوں کا کہنا ہے کہ موئنجوڈرو اور ہڑپہ کے قدیم باشندے بہت سی باتوں میں مصر و عراق کے اہل شہر سے ممیز و منفرد تھے نیز بلحاظ تہذیب تمدن سندھ اور موجودہ مغربی پاکستان کے بیشتر حصے مصر و عراق اور بعد کی آریائی تہذیب سے بالکل مختلف تھے۔ چنانچہ

"... ولادت مسیح سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے جب آریہ لوگ سندھ و پنجاب میں داخل ہوئے۔ تو اس وقت موئنجوڈرو کی تہذیب بام عروج پر تھی۔ جس سے خود وہ قوم متاثر ہوئے بغیر نہ رہی۔ اور اس کے لاتعداد افراد سندھ و جنوب مغربی پنجاب کے پرانے باشندوں کے رسم و رواج سے بہت کچھ اپنا کر بالائی اور وسط پنجاب میں پھیلنے کے بعد جب وادیٔ گنگ و جمن کی طرف بڑھے تو موئنجوڈرو اور ہڑپہ میں بسنے والوں کی بہت سی خصوصیات بھی اپنے ہمراہ لیتے گئے۔ جن کی بدولت وہاں کے وحشی اور غیر مہذب انسان نما حیوانوں کو آدمیت سے جوہر آشنا کیا۔

اس کا بین ثبوت آریہ قوم کے ورود پنجاب و ہند پر بعد کے آثار و قرائن سے بخوبی عیاں ہے مثلاً شہریت کی بنیاد۔ باہم رہن سہن کے انسانی طریقے بود و باش کے پیش نظر زمین دوز جھونپڑیوں غاروں اور قبر نما تنگ و تار گھپاؤں کے بدلے حسب احتیاج در و دیوار و بام سے مزین مکانات کی تشکیل و تعمیر ضروریات زندگی کے لئے صنعت و حرفت میں ترقی غذا کی خاطر کھیتی باڑی۔ پہننے کو روئی اور اون کے کپڑے نیز چمڑے کا استعمال وغیرہ وغیرہ

مگر بایں ہمہ موئنجوڈرو اور ہڑپہ کے عالم وجود میں آنے اور نہ ہی ان کے معدوم ہونے کی تاریخ سے ہم آگاہ و باخبر ہیں۔ اور نہ ہی ہمیں اس بات کا علم ہے کہ یہ دونوں عظیم الشان بستیاں کب بنیں۔ اور کس وقت پیوند زمین ہوئیں۔ سائنس کی دنیا کی تحقیق و تجسس اور انتہائی چھان بین کے باوجود آج تک کوئی کھوج لگانے پر بھی قادر نہ ہو سکا کہ دنیائے بے ثبات میں تہذیب و تمدن کے یہ دو گہوارے کیونکر ظہور پذیر ہوئے اور کیسے تباہ و برباد ہو کر چشم بینا کے لئے وجہ عبرت اور اہل فکر و تدبر کے نزدیک معمہ بن کر رہ گئے۔

ہاں۔ آبادی کے متعلق تو نہیں۔ البتہ ان دونوں شہروں کی بربادی کا سبب ضرور سمجھ میں آسکتا ہے اور وہ یہ کہ موئنجوڈرو تو دریائے سندھ کی طوفانی یورشوں کے پیہم ریلوں سے غرقاب ہوا۔ اور ہڑپہ دریائے راوی کی بے پناہ سیلابی یلغاروں کی تاب نہ لاکر مٹی کے تودوں میں تبدیل ہوگیا۔ چنانچہ ہمارے اس خیال کی تائید میں مسٹر جے میکنزی ایک امریکی سیاح جو منجوڈرو کی کھدائی کے زمانہ میں یہاں موجود تھا اپنے تاثرات بیان کرتا ہوا یوں لکھتا ہے

"وادیٔ سندھ کی یہ قدیم ترین بستی جو اپنے دور عروج میں نہ جانے کس نام سے موسوم ہوگی یہ مرور ایام کے ہاتھوں تاخت و تاراج ہو کر "موئنجوڈرو" مردوں کا ٹیلہ مشہور ہوئی۔ اور شومیٔ قسمت سے یہی دریا جو اب تک اس کی رونق اور شادابی کا باعث تھا۔ آخرکار گرداب بن کر اس کے زوال اور عدم وجود کا سبب بنا۔

متعدد تاریخی کتابوں کی ورق گردانی سے صرف اتنا پتہ ملتا ہے۔ کہ سب سے پہلے یہ گم نام شہر دراوڑی نسل کے لوگوں کی جائے سکونت قرار پایا۔ اس کے بعد آریہ، یونانی، سیتھین اور پارتھین اقوام نے بتدریج اس میں ڈیرے لگائے۔ ان سب کا اقتدار ختم ہوتے ہی ع

"دور مجنوں گذشت و نوبت ما"

کے مطابق ۷۱۲ء میں ایک نوعمر جرنیل محمد بن قاسم کی سرکردگی میں مسلمانوں کا مختصر سا لشکر کوس لمن الملک بجاتا اور فتح و ظفر کے پھریرے اڑاتا وادیٔ سندھ میں داخل ہوا۔ تب سے اب تک یہ خطہ اسلامی پرچم کے زیر اثر چلا آتا ہے۔

۱۹۲۲ء میں جنوب مغربی پاکستان کے قلب یعنی وادیٔ سندھ کے علاقہ لاڑکانہ کے قریب موئنجوڈرو سے کھدائی کرنے پر جب ایک ہولناک عجیب شہر کے آثار برآمد ہوئے تو دنیا دنگ رہ گئی۔ اس موقع پر بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ دور دراز ممالک سے دستیاب ہونے والے برتنوں۔ سکوں۔ کتبوں اور مجسموں کا جائزہ لینے کی غرض سے جمع ہوئے۔ اور انہوں نے انکشاف کیا کہ یہ دریافت شدہ بستی ایک بار نہیں۔ بلکہ کئی مرتبہ آباد و برباد ہوتے ہوتے انجام کار مٹ مٹا کر مٹی کے بڑے بڑے تودوں کا روپ دھار کر گم نامی کے عالم میں تاریخ کی آنکھوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اوجھل ہوگئی۔

اس گم نام شہر کے آثار سے یہ عقدہ بھی حل ہوتا ہے کہ یہاں کے رہنے والے فن تعمیر میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔ کیونکہ ہزاروں سال کے بنے ہوئے حجروں۔ دالانوں اور ایوانوں کا ایک باقاعدہ سلسلہ جو کھدائی کرنے پر زمین سے نکلا ہے۔ اس کی ساخت ماہر فن انجینئروں کے مجوزہ نقشوں کے عین مطابق معلوم ہوتی ہے۔ جس سے یہ قیاس یقین کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس نامعلوم الاسم شہر کے بے نشان باشندے اس دور کی تہذیب و تمدن میں اہل مصر و عراق کے ہم پلہ تو کیا بلکہ ان سے بھی کہیں آگے بڑھے ہوئے تھے

ظروف سازی میں وہ لوگ اتنے ماہر تھے کہ ان کے ساختہ برتن وسط ایشیا سے گزر کر وادیٔ گنگ و جمن تک جاتے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا ترکستان میں اشک آباد کے قریب بمقام اناؤ کھدائی کرنے پر جو مٹی کے برتن دستیاب ہوئے ہیں۔ یا وہ ظروف جو ایران و بلوچستان کی مختلف بستیوں مثلاً مستونگ اور بیلا وغیرہ کے قریب زمین کا سینہ چیرنے سے ظاہر ہوئے۔ وضع قطع اور شکل و صورت کے اعتبار سے موئنجوڈرو سے برآمد برتنوں سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک بنیادی فرق یہ ہے۔ کہ اول الذکر ہاتھ سے تیار کئے گئے ہیں۔ اور موخر الذکر یعنی وادیٔ سندھ سے برآمد شدہ برتن چاک پر بنے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ موئنجوڈرو کا معیار ظروف سازی درجہ کمال تک پہنچا ہوا تھا۔

لیکن جو کتبے سکے اور تختیاں وغیرہ ہاتھ میں آئیں۔ ان میں منقش حروف اور جملے کسی ماہر لسانیات کی سمجھ میں آج تک نہیں آئے۔ ممکن ہے۔ کہ مستقبل میں کوئی ذہین و زیرک زبان دان انہیں پڑھنے اور سمجھنے میں کامیاب ہو جائے۔ اگر کبھی ایسا ہوا۔ اور یہ الجھی ہوئی گتھی سلجھ گئی۔ تو یقیناً موئنجوڈرو کے حقیقی نام کی اصلیت روز روشن کی طرح عیاں ہو کر رہے گی۔ اور اس کے متعلق مزید دلچسپ حالات بھی منظر عام پر آجائیں گے۔ جن کے ذریعہ تاریخ عالم میں ایک نئے اور اہم باب کا اضافہ ہوگا۔

خدا جانے دریائے سندھ کے متواتر طوفانی سیلابوں کے باعث بار بار غرق آب ہونے اور پھر نئے سرے سے ابھرنے اور از سر نو تعمیری شکل اختیار کرنے پر بھی دھکوں سے زبردست حوادث تھے۔ جن کی زد میں آکر متمدن اور مہذب باشندوں کی یہ عظیم الشان اور عجوبۂ روزگار بستی "مردوں کے ٹیلے" کی ہیئت میں بھیانک اور ڈراؤنی صورت اختیار کر گئی۔ جس کے تدریجی زوال یا اچانک تباہی سے دنیا اس وقت تک آگاہ نہ ہوگی۔ جب کہ دستیاب شدہ کتبوں۔ تختیوں اور سکہ جات وغیرہ پر کندہ نیم تصویری عبارتوں کا مفہوم کسی ماہر لسانیات پر منکشف نہ ہو۔ خدانخواستہ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو موئنجوڈرو کی آبادی و بربادی کا راز قیامت تک ایک عقدۂ لاینحل بنا رہے گا۔ جس پر گردش روزگار کے حوادث سے منہدم اور مسمار ہونے والی یہ بستی بزبان تاسف یہ کہنے پر مجبور ہوگی۔

وصیت:۔ وصیت منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۰۹۴:۔ منکہ سمیع اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ولد مولانا عبد الرحیم صاحب مرحوم قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء ساکن چمپا نگر ڈاک خانہ خاص ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ایک کارکن ہوں۔ اس وقت میری ماہانہ تنخواہ جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملتی ہے ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ میری تنخواہ میں کمی ہو یا زیادتی حسب دستور اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔

مذکورہ بالا ماہانہ آمد کے سوا اس وقت میری اور کوئی آمد نہیں۔ لیکن اگر میں مستقبل میں کوئی اور آمد پیدا کر سکوں۔ تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

میری موروثی جائداد میں سے میرا ایک مکان ہے لیکن وہ مکان بھی اس وقت میرے قبضہ میں نہیں مخالفین احمدیت نے فی الحال مجھے اس مکان سے بے دخل کر دیا ہے۔ میں نے ابھی اس کی بازیابی کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اور اگر اس مکان پر میرا قبضہ ہوگیا۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس مکان میں میری والدہ صاحبہ اور چار بہنیں بھی شرعی طور پر استحقاق رکھتی ہیں۔ یہ مکان چار کمروں پر مشتمل ہے۔ اور اس وقت اس کی قیمت دو ہزار روپے کے قریب ہوگی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ حاوی ہوگی۔ فقط

العبد:۔ سمیع اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد:۔ شیخ حمید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بوسنی بی مائینز۔ گواہ شد:۔ دستخط شاہجہان دربحروف انگریزی) ۱۰-۹-۵۲

منی آرڈر فیس۔ پٹرول کی ڈیوٹی، مسالوں کے محصول اور انکم ٹیکس میں کمی کر دی گئی

کراچی ۱۵ مارچ: وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے آج اپنی بجٹ کی تقریر کے دوران ٹیکسوں میں متعدد رعائتیں دینے کا اعلان کیا۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پیداوار میں اضافہ کرنے اور اخراجات زندگی کو کم کرنے کی غرض سے میں ٹیکسوں میں رعائت ضروری سمجھتا ہوں۔ اسی لئے میں نے ٹیکسوں میں رعائت دینے کی چند تجاویز رکھی ہیں۔ میری پہلی تجویز یہ ہے۔

کہ پٹرول پر درآمدی ڈیوٹی اور ایکسائز ڈیوٹی میں آٹھ آنے فی گیلن کی کمی کر دی جائے۔ تاکہ بسوں اور لاریوں کے کرائے کم ہو جائیں۔ دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ کھوپرے کے تیل کھوپرے اور مسالوں پر موجودہ ڈیوٹی کو جو ۴۰ سے ۵۰ فی صدی تک ہے کم کر کے ۳۰ فی صدی کر دیا جائے۔ تاکہ ان اشیاء کی قیمتیں کم ہوں۔ اور عوام نیز ان صنعتوں کو جو اشیاء بطور خام مال استعمال کرتی ہیں۔ فائدہ پہنچے تیسری میری تجویز یہ ہے۔ کہ چائے پر درآمدی ڈیوٹی سے مزید ایک سال چھوٹ جاری رکھی جائے۔ تاکہ چائے کے باغات کو ان قیمتوں میں جو اس بین الاقوامی مارکیٹ میں قائم ہیں۔ فائدہ پہنچے۔ نیز چھوٹے باغات کی پوزیشن بہتر ہو جائے۔ چوتھی تجویز یہ ہے۔ کہ بھاری سامان اور مشینری پر ٹیکس کو موزوں کر دیا جائے۔ ممبروں کو یاد ہوگا۔ کہ دو سال قبل بھاری مشینری کو درآمدی ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس سے مبرا قرار دیدیا گیا تھا۔ دوسری مشینری اور پرزوں پر البتہ ۵ سے ۴۵ فی صدی کسٹمس ڈیوٹی اور ۱۰ فی صدی سیلز ٹیکس لیا جاتا تھا۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بھاری مشینری اور دوسری مشینری کے پرزوں میں واضح امتیاز کرنا مشکل ہے جس کی وجہ سے تجارت و صنعت کو بڑی دقت ہوتی ہے۔ تاجروں و فن کاروں پر مشتمل ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کی گئی تھی کہ وہ پرزوں اور مشینری کی وضاحت کرے۔ اس کمیٹی نے مشورہ دیا ہے۔ کہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے "بھاری مشینری" کا لفظ ترک کر دیا جائے اور تمام مشینری بمعہ بھاری مشینری کے پرزوں پر ۵ فی صدی درآمدی ڈیوٹی اور ۵ فی صدی سیلز ٹیکس لگا دیا جائے۔ میں نے اس کمیٹی کی تجویز پر غور کیا۔ اور میں نہ صرف اس کی سفارشات ماننے کو تیار ہوں۔ بلکہ ملک کی صنعتی ترقی کی خاطر اس میں مزید سہولت دینے کو تیار ہوں میں تمام مشینری جس میں بھاری مشینری اور پرزے شامل ہیں ۵ فی صدی درآمدی ڈیوٹی لگاتا ہوں۔ اور اسے سیلز ٹیکس سے مبرا قرار دیتا ہوں۔ یہ بات یہاں قابل ذکر ہے۔ کہ اس کو زیادہ سہل اور قابل عمل بنانے کے لئے موجودہ

کسٹمس ٹیرف میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اور ایک ٹیرف (ترمیمی) بل اس اجلاس میں پیش کیا جانے والا ہے۔ میری پانچویں تجویز یہ ہے۔ کہ پاکستان میں ریڈیو سیٹ بنانے کے لئے ریڈیو کے جو حصے درآمد کئے جائیں گے۔ ان پر ڈیوٹی میں ۵۰ فی صدی معافی دی جائے۔ اس رعائت کا مقصد پاکستان میں ریڈیو سازی کی صنعت کی ہمت افزائی کرنا ہے۔ میری چھٹی تجویز یہ ہے۔ کہ ایسی فیکٹری میں جس میں ۲۰ سے کم آدمی کام کرتے ہیں۔ جو کپڑا رنگا یا چھاپا جائے گا۔ یا جسے کوری جائے گی۔ نیز اس کا رنگ اڑایا جائے گا۔ اس پر ان کاموں کے سلسلے میں ایکسائز ڈیوٹی وصول نہ کی جائے گی یہ رعائت چھوٹے پیمانے کی فیکٹریوں کی ہمت افزائی کے لئے دی گئی ہے۔ ساتویں تجویز کا مقصد ٹیلیفون کے کنکشن اور ٹرنک کال کے اخراجات میں کمی کرنا ہے۔ ان شہروں میں جہاں ٹیلیفون میٹر لگے ہیں ٹیلیفون کا کرایہ کم سے کم ۲۴ روپے سال ہوگا۔ اس کے علاوہ دو آنے فی کال کے حساب سے حسب سابق کرایہ وصول کیا جائے گا۔ دیہات میں ٹیلیفون کا کرایہ ساڑھے تین سو روپیہ سال سے ۲۰۴ روپے سال کر دیا گیا ہے۔ دوسری تمام جگہوں پر کرایہ ۴۰۰ روپے اور ۳۵۰ روپے کی موجودہ شرح سے گھٹا کر ۳۲ روپے سال کر دیا جائے گا۔ ٹرنک کال کی موجودہ شرح کو گھٹا کر ۳ سو روپے سال کر دیا جائے گا۔ ٹرنک کال کی موجودہ شرح میں بھی ۲۰ فی صدی کمی کر دی جائے گی۔ آٹھویں تجویز یہ ہے۔ کہ منی آرڈر کمیشن کی شرح فی دس روپے ڈھائی آنے سے کم کر کے دو آنے کر دی جائے۔ منی آرڈر کا طریقہ ان غریب عوام کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ جو بنکنگ کی مراعات کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ دو پیسے فی دس روپے کی یہ کمی ان کے لئے فائدہ مند ہوگی۔ اب میں انکم ٹیکس سیلز ٹیکس اور محاسب ٹیکس کے سلسلے میں مجوزہ مراعات بیان کرتا ہوں۔ تقسیم کے بعد ٹیکس ادا کرنے والے افراد کا بار کم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً انکم ٹیکس کے سلسلے میں مراعات دی جاتی رہی ہیں۔ تاکہ لوگ زیادہ روپیہ بچائیں۔ اور مفید کاموں میں لگائیں اور اس طرح صنعت ترقی کرے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ

اس سال مزید مراعات دی جا رہی ہیں۔ میری پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے آمدنی کی سالانہ حد ۳ ہزار چھ سو روپے سے بڑھا کر ۴ ہزار دو سو روپے سال کر دی جائے اسی طرح ان لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ جن کی آمدنی کم ہے اور اس گروپ میں آنیوالے ۱۲ ہزار افراد انکم ٹیکس سے بچ جائیں گے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ انشورنش اور پراویڈنٹ فنڈ میں جو روپیہ دیا جاتا ہے اگر وہ آمدنی کے پانچویں حصہ تک ہو۔ تو اس پر انکم ٹیکس نہ لیا جائے۔ پہلے یہ حد آمدنی کے ۱/۶ حصے تک کے لئے تھی۔ اب زیادہ سے زیادہ ۸ ہزار روپے یا آمدنی کا پانچویں حصہ رقم بلا انکم ٹیکس انشورنش یا پراویڈنٹ فنڈ میں دی جا سکتی ہے اس طرح بچت کا رجحان بڑھے گا۔ اور اوسط درجہ کے لوگ زیادہ روپیہ بچائیں گے۔ تیسری تجویز صنعتی اداروں کی مکانات سے متعلق ہے فی الحال ۳۱ مارچ ۵۵ء تک بننے والے مکانات پر ۱۵ فی صدی ابتدائی لوٹ پھوٹ کی منہائی دی جاتی ہے۔ اب صنعتی ادارے ۴ سو روپے تک تنخواہ پانے والے مزدوروں و ملازمین کے لئے جو مکانات بنائیں گے ان پر ۲۵ فی صدی تک منہائی دی جائے گی۔ یہ رعائت یکم اپریل ۴۵ء اور ۳۱ مارچ ۵۴ء کے درمیان بنائے جانیوالی عمارتوں کے سلسلے میں دی جائے گی۔ چوتھی تجویز تجارتی و صنعتی اداروں کے ملازمین کے افراد کے لئے تعلیمی و طبی مراعات سے متعلق ہے ایسے اسکول ہسپتالوں کی تعمیر کا خرچ دوسرے اور اخراجات کو جو ملازمین ان کے خاندان کے افراد اور ورثار کے فائدے ... کے لئے ہوں کاروباری خرچ سمجھ کر منافع میں سے منہا کر دیا جائے گا بشرطیکہ وہ ان مراعات کا ملازمین سے معاوضہ وصول نہ کریں۔ تیسری تجویز ملازمین اور ان کے ورثاء کے فائدے کے لئے ہے۔ اور اس طرح اسکول اسپتال اور مکانات تعمیر کریں گے۔ اور ملازمین کی بہبودی کے لئے زیادہ کام کر سکیں گے۔ پانچویں تجویز یہ ہے کہ ٹیکس ادا کرنیوالے افراد کے کاروبار میں سائنٹیفک ریسرچ پر جو خرچ ہوگا وہ منافع سے منہا کیا جائے گا۔ موجودہ قانون کے مطابق ایسا خرچ۔ پانچ سال کی مدت میں منہا کیا جاتا ہے صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ سائنٹیفک ریسرچ کو بڑھایا جائے۔ مجھے توقع ہے کہ صنعت کار اس رعائت کا فائدہ اٹھا کر ریسرچ کے لئے زیادہ زین خرچ کریں گے۔ چھٹی تجویز ڈبل ٹیکس سے متعلق ہے اس وقت ٹیکس ادا کرنے والے افراد کو غیر ملکی آمدنی

کے سلسلے میں نصف پاکستان ٹیکس یا نصف غیر ملکی ٹیکس دونوں میں سے جو بھی کم ہو کے برابر رقم کی رعایت دی جاتی ہے۔ اب میں اس حد کو پاکستان ٹیکس یا غیر ملکی ٹیکس ——— کے سو فی صدی کے برابر کر دینا چاہتا ہوں۔ اس تجویز کا فائدہ یہ ہوگا کہ جہاں تک ان ممالک کا تعلق ہے جہاں ٹیکس کی شرح ہمارے یہاں سے کم ہے۔ ٹیکس ادا کرنے والے غیر ملکی ٹیکس سے بچ جائیں گے۔ اس رعایت سے پاکستانی فرموں خصوصاً بینکوں و انشورنس کمپنیوں کو اپنی شاخیں غیر ممالک میں قائم کرنے کا موقع ملے گا۔ ساتویں تجویز چھوٹے کارخانہ داروں کو سیلز ٹیکس کی رعایت دینے سے متعلق ہے۔ پہلے ان کارخانہ داروں کو سیلز ٹیکس سے چھوٹ دی گئی تھی۔ جو ۱۵ ہزار روپے کا مال تیار کرتے ہیں۔

۵۳-۱۹۵۲ء میں یہ حد ۳۶ ہزار روپے تک بڑھا دی گئی تھی اور اب میں اسے ۷۰ ہزار روپے تک بڑھا دینا چاہتا ہوں۔ ایسے چند کارخانہ دار جو خام مال خود درآمد نہیں کرتے یا لائسنس یافتہ تھوک فروشوں سے نہیں خریدتے۔ وہ ایک بار خام مال پر سیلز ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اور پھر تیار شدہ مال پر۔ اس ترمیم کے خاتمہ کرنے سے ان کو ڈبل ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ بہاجہ ٹیکس کے سلسلے میں دوکانوں اور اشتہارات پر سے یہ ٹیکس ختم کرنا مقصود ہے۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ روپے سے ۵ لاکھ روپے تک کی آمدنی پر فالتو ٹیکس کی شرح بھی کم کرنے کی تجویز ہے۔ انکم ٹیکس اور سوپر ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ بزنس پرافٹ ٹیکس موجودہ شرح کے مطابق جاری رہیگا ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد جو صنعتی ادارے قائم ہوئے ہیں۔ وہ اس ٹیکس سے مبرا ہیں۔ صنعتی اداروں کو چلانے کے لئے جو کمپنیاں قائم کی گئی ہیں یا کام کر رہی ہیں ان کے حصہ میں سرمایہ لگانے پر موجودہ رعایت ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک جاری رہے گی۔ اسکے علاوہ بیرونی ممالک سے لانے جانیوالے روپے پر ٹیکس کی چھوٹ مزید ایک سال تک جاری رہے گی۔ ان تمام مراعات کا اثر یہ ہوگا کہ دو کروڑ ۴۱ لاکھ روپے کی بچت سے ۲ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے خرچ ہو جائینگے اور صرف دس لاکھ روپے کی بچت سے ۲ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے خرچ ہو جائیں گے۔ اور صرف دس لاکھ روپے کی اصل بچت ہوگی"۔ ٹیکسوں میں رعایت کی تجاویز کا اعلان کرنے کے بعد اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا۔ ملک کو ایک سال پہلے جن حالات کا مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ وہ ایک چیلنج تھا۔ اور قوم کو ایک موقع دیا گیا تھا۔ قوم نے چیلنج کو قبول کر کے اس

(باقی ۸ پر)

(بقیہ صفحہ اول)

was apparently by tutored and traind. This is clear from the fact that just when attacking the assailant grasped with his left hand the left shoulder of Hazrat Sahib and stabbed Hazrat Sahib with his right hand. The plan was that Hazrat sahib will naturally turn his head to the left to find out what it was and thus his right side jugular vein namely Shahrag will be prominently exposed to the assailant and who will be thereby successful in cutting it. But through Gods mercy his angels guided Hazrat Sahib and instead of turning his head to left he jerked his shoulder up and so the jugular vein became less exposed and the would be murderer failed in his plan. (Private Secretary)

بیروت ۱۵ ؍ مارچ: سو زیر سعودی عرب متعین لبنان نے بیروت کے ایک اخبار کی اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ سابق شامی صدر ادیب ششکلی کو جدہ میں قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ششکلی ریاض میں ہیں۔ اور شاہ سعود کے مسلح دستے ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔

بقیہ صٗ

موقع کا بہترین فائدہ اٹھایا ہے جو مشکلات لاحق تھیں بڑی حد تک ان پر قابو پا لیا گیا ہے بچت کی غرض سے اور پیداوار بڑھانے کے لئے جو پالیسی اختیار کی گئی وہ سود مند ثابت ہو رہی ہے۔ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے اور ہم صحیح سمت میں جا رہے ہیں مستقبل کی روشن امید بڑی حد تک قوم کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور ان قربانیوں کی بدولت ہے جو ہمارے عوام نے ملک کے لئے بلا ہچکچاہٹ کیں۔ ہماری موجودہ نسل پر یہ کام پڑا ہے کہ وہ محنت کر کے شاندار مستقبل کی معمار بن جائے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ممکن طریقے سے کوشش کریں اور زیادہ پیداوار روزگار اور بہتر معیار زندگی کے ذریعہ ایک مضبوط حیثیت کی بنیاد ڈالیں کہ ہمارے بعد آنیوالے لوگوں کے ایک بہتر و منظم سوسائٹی قائم ہو سکے۔ ہمیں خدا کی مدد کا بھروسہ ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اس عظیم کام کو پورا کریں جو ہمارے سامنے ہے۔"

ابتلاء مومنوں کو بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں (خطبہ جمعہ بقیہ صٗ۳)

مصیبت پر مصیبت آئی۔ فاقہ پر فاقے ہوئے۔ آپ نے اپنے محبوبوں اور عزیزوں کو بھوک پیاس سے اپنے سامنے تڑپتے دیکھا۔ ۳ سال تک محصور رہے۔ جہاں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور

درختوں کے پتے

کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ ہمیں آٹھ آٹھ دن پاخانہ نہیں آتا تھا۔ اور جب آتا تھا۔ تو بکری کی مینگنیوں کی طرح کا آتا۔ کیونکہ کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور ہم درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ یہ حالت تین سال تک رہی۔ پھر اس کے معًا بعد

عزیز ترین وجود

آپ سے جدا ہو گیا۔ یعنی آپؐ کی محبوب اور غمگسار بیوی فوت ہو گئیں۔ پھر اور تکالیف آئیں۔ اور اللہ تعالےٰ اس سلسلہ کو لمبا کرتا گیا۔ کیونکہ وہ دنیا کو دکھانا چاہتا تھا۔ کہ اس کا سب سے زیادہ محبوب اس کے لئے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کرتا ہے۔ (باقی)

شاہ عراق نے اسٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کیا

کوئٹہ ۱۵ ؍ مارچ۔ آج صبح گورنر جنرل کے خاص طیارے سے جب شاہ عراق فیصل ثانی اور امیر عبد الالہ کراچی سے یہاں آئے۔ تو بے پناہ ہجوم ان کے خیر مقدم کو ہوائی مستقر پر موجود تھا۔ طیارہ سے اترتے ہی سب سے پہلے مسٹر گورمانی وزیر داخلہ آئے۔ انہوں نے عبد الہی نے شاہی مہمانوں کا خان قربان علی خاں (گورنر جنرل کے ایجنٹ) سے تعارف کرایا۔ بادشاہ کے اترتے ہی توپوں نے گرج کر سلامی دینا شروع کر دی۔ ہر طرف سے "شاہ فیصل زندہ باد اور عراق زندہ باد" کے نعرے بلند ہوئے۔ سیٹھ خدا علی صدر کوئٹہ میونسپلٹی نواب محمد خاں جوگیزئی ممبر پاک پارلیمنٹ اور میجر آر کے ایم ریونیو کمشنر سے شاہ کا تعارف کرایا گیا۔ شاہی طیارے کے ساتھ پاک فضائیہ کے تین طیارے اور تھے۔ جن میں شاہی افراد پریس والے اور فوٹو گرافر تھے۔ جلوس میں سب سے آگے موٹر سائیکل دستے تھے۔ یہ جلوس سمنگلی سے کوئٹہ تک دس میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچا۔ اتنے طویل راستے میں دو طرف آدمیوں کی قطاریں تھیں۔ شاہ کھلی کار میں بیٹھے تھے۔ وہ مختلف آراستہ محرابوں سے گذرے۔ آج شاہ نے اسٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کیا۔

شاہ سعود ایران جائیں گے

قاہرہ ۱۵ ؍ مارچ۔ شاہ سعود کے پاس جانے والے شاہ ایران کے خاص ایلچی ظہیر الاسلام نے بیان کیا ہے۔ کہ شاہ سعود نے شاہ ایران کی دعوت قبول کر لی ہے۔ اور ایران کا یہ دورہ ۲ رجون کو عید کے بعد ہوگا

شاہ ایران اور جنرل زاہدی میں اختلاف

لندن ۱۵ ؍ مارچ:۔ ان دنوں جب کہ آٹھ بڑی پٹرول کمپنیوں کے نمائندے ایرانی پٹرول کے متعلق بات چیت کرنے تہران جانے کی تیاری کر رہے ہیں افواہوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شاہ اور جنرل زاہدی میں پھر اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر یہ خبریں درست ثابت ہوئیں۔ تو پھر تودہ کمیونسٹ پارٹی صورت حال سے انتہائی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گی لندن کے مبصر یہ باور کرتے ہیں۔ کہ شاہ اور جنرل زاہدی دونوں اس خطرے سے آگاہ ہوں گے۔ پٹرول کے تنازعات کی بنا پر ملک میں کچھ اقتصادی بہتری کے امکانات بھی پیدا ہو گئے ہیں۔

قاہرہ ۱۵ ؍ مارچ آج مصر میں ہندوستان کے نئے سفیر نواب علی یاور جنگ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے افسر تقریبات ہندوستانی سفارت خانہ کے عملہ اور اخباروں کے نمائندوں سے ملاقات کی

صالح سلیم کی ووٹروں سے اپیل

قاہرہ ۱۵ ؍ مارچ:۔ قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے حملۃ الکبریٰ کے صنعتی مرکز میں کا دورہ کیا اور مزدوروں سے کہا کہ "چار ماہ بعد انتخابات ہونگے آپ ان لوگوں کو ووٹ نہ دیں۔ جو پہلے آپ کو غلام بنا کر آپ کا خون چوس چکے ہیں۔ بلکہ موجودہ حکمران پارٹی کو ووٹ دیں۔ جو آپ کی بہبودی کے لئے دن رات کام کر رہی ہے۔"

مصر جاپانی اسلحہ خریدے گا!

ٹوکیو ۱۵ ؍ مارچ:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے، کہ مصری حکومت نے جاپان سے اسلحہ خریدنے کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں دو مصری ماہرین جاپانی کارخانہ داروں سے بات چیت کرنے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان بھی مصری کپاس خریدنے کا بہت خواہاں ہے۔

مشرقی بنگال اسمبلی کے نتائج کا اعلان!

ڈھاکہ ۱۵ ؍ مارچ:۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے انتخابات کے اب تک ۹ نتائج معلوم ہوئے ہیں۔ ان تمام حلقوں کی سیٹوں پر متحدہ محاذ کے امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ نتائج ڈھاکہ۔ کشتیہ۔ چاندپور منشی گنج اور دوسرے مقامات سے متعلق ہیں۔ اب تک کامیاب ہونے والے امیدواروں کے نام یہ ہیں مسٹر منیر حسین جہانگیر مسٹر واحد حسین زمیندار مسٹر مجیب الحق مو جمدار۔ مسٹر آفتاب الدین احمد مسٹر ظہیر الدین احمد مسٹر غلام قادر چودھری مسٹر عبد الکریم دیوان محبوب علی مسٹر سراج الدین احمد ان تمام کے تمام کامیاب امیدوار متحدہ محاذ کے ہیں۔ ابھی تک

ایران کے وزیر زراعت پاکستان آئینگے

نئی دہلی ۱۵ ؍ مارچ:۔ ایرانی حکومت کے وزیر زراعت مسٹر مصطفیٰ زاہدی عنقریب پاکستان آئیں گے۔ آپ حال ہی میں مشرقی پنجاب کے ترقیاتی منصوبوں کو دیکھنے کے بعد پٹیالہ سے واپس تشریف لائے ہیں

عرب لیگ کا اجلاس بغداد میں نہیں ہو سکیگا

قاہرہ ۱۵ ؍ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراقی حکومت نے عرب لیگ کونسل کے سیکرٹری کو اطلاع دی ہے کہ وہ لیگ کے آئندہ اجلاس کا انتظام نہیں کر سکتی لیگ کا آئندہ اجلاس ۱۵ ؍ مارچ کو بغداد میں ہونا تھا